۳۳۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی رات کی نماز
مین وتر کو آخر نماز کرو (م)

۳۳۸ اور فرمایا وتر کو جھٹ پٹ صبح سے پہلے ادا کر لو (م)

۳۳۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو یہ ڈر ہو کہ مین
اخیر رات مین نہ اوٹھونگا وہ اول ہی رات مین وتر پڑھ لے اور
جسکو آخر رات مین اوٹھنے کی امید ہو تو وہ آخر ہی رات مین
پڑھے کہ وہ وقت فرشتونکی حاضری کا ہی اور یہ افضل وقت
ہے (م)

۳۴۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر اول رات درمیان رات
آخر رات ہر وقتون مین پڑھی ہے اور آپنے اپنی آخر عمر مین
وتر سحر ہی کے وقت مین پڑھی ہے (ق)

۳۴۱ ابو ہریرہؓ فرماتے ہین کہ مجکو میرے پیارے (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم) نے تین باتونکی وصیت کی (۱) ہر ماہ مین تین تین روزے
رکھا کرنا (۲) دو رکعتین نماز چاشت پڑھا کرنی (۳) اور یہ کہ
مین سونے کے پہلے وتر پڑھ لیا کرون (ق)

جب ابن عباسؓ کو امیر المؤمنین معاویہؓ کے ایک ہی رکعت
وتر پڑہنے کی خبر پہنچی تو فرمایا "اچھا کرتے ہین کیونکہ وہ سمجھدار ہین"
اور ایک روایت مین ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا "اونپر اعتراض
نکرو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت یافتہ ہین" (ب)

باب القنوت

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لیئے بددعاء
یا دعاء خیر کرنی ہوتی تو رکوع کے بعد قنوت پڑہتے اکثر یہ
دعا باآواز بلند پڑہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ
اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ
بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰی مُضَرَ وَ
اجْعَلْھَا سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ" اور کسی نماز مین بعض اعرا
ب کے لیئے بددعا یون کرتے "اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا" یہ
یہان تک کہ یہ آیت نازل ہوئی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ
الخ (ق)
انسؓ فرماتے ہین "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت قبل

رکوع کے پڑہتے تہی آپنے ایکبار ستّر قاریون کو کہین بہیجا تہا کہ کافرون
نے اون سبکو شہید کر ڈالا تو آپنے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت
پڑھی اور اوسمین اون کافرون کے لیئے بددعا کیا کیئے (ق)

باب قیام شہر رمضان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین چٹائی کا حجرہ بنایا
تہا اوسمین چند راتین نماز پڑہا کیئے رفتہ رفتہ بہت سی لوگ اقتدا
کرنے لگے پہر لوگون نے ایک رات آپکی آواز نہ سنی تو یہ سمجھکر کہ
آپ سو گئے کھنکھارنے لگے تا کہ آپ باہر تشریف لائین تو آپ
نے فرمایا "مجھے تمھاری ثبات حرص دیکھکر یہ ڈر ہوا کہ کہین
یہ نماز تمپر فرض نہو جائے اگر فرض ہوگی تو تم سے انجام نہو سکے
گی اب تم لوگ یہ نماز اپنے اپنے گھرون مین پڑہ لیا کرو کیونکہ
سوای فرضونکے اور سب نمازین گھر ہی مین افضل ہین" (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کے لیئے صحابہ پر تاکید کی
حکم تو نہین فرماتے تہے مگر رغبت بہت دلاتے تہے آپ فرماتے تہے
کہ جسنے رمضان مین ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام رمضان

کیا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف کیے جاتے ہین پھر آپنے انتقال
فرمایا اور ابوبکر صدیقؓ کی خلافت اور عمرؓ کی شروع خلافت تک
یہی حال رہا کہ لوگ اپنے اپنے گھرون مین قیام رمضان کیا کیے (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد مین نماز
پڑھے تو کچھہ نماز گھر کا حصہ بھی لگا رکھے اسلیئے کہ اللہ تعالی نماز
کی برکت سے گھرون مین خیر و برکت نازل فرماتا ہی (م)

عمر بن الخطابؓ ایک رات مسجد مین آئے تو کیا دیکھا کہ ہر شخص اپنی
اپنی نمازین جدا جدا پڑھہ رہا ہی اور بعض کے ساتھہ چند مقتدی
بھی ہین تو عمرؓ نے فرمایا اگر مین ان سب لوگونکے لیئے ایک
امام مقرر کردیتا تو خوب تہا پھر ابی بن کعب کو امام مقرر کردیا دوسری
رات جو تشریف لائے تو سبکو ایک جماعت سے پڑھتے دیکھکر فرمایا
یہ کیا اچھی بدعت ہی مگر اخیر رات کی نماز ہی اول رات کے نمازی سے
بہتر ہین (ب)

باب ۳ صلوۃ الضحی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ام ہانیؓ (ہمشیرہ

علیؓ کے مکان پر غسل فرمایا اور نہایت ہی ہلکی ہلکی آٹھہ رکعتین
پڑہین مگر رکوع سجدے پورے پورے کیئے اور یہ نماز چاشت
کے وقت پڑھی (ق)

رسول[1] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز چار رکعت پڑہتے تہے
اور جس قدر خدا چاہتا زیادہ بہی پڑہتے (م)

رسول[3] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز بدن کے ہر ہر جوڑ
کے بدلے صدقہ لازم ہی تو سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر کہنا اور
بہلی بات بتانی اور بری بات سے روکنا صدقہ ہی اور اگر ان سبکے
بدلے چاشت کی فقط دو رکعتین پڑہ لین تو کافی ہی (م)

باب صلوۃ التطوع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز کے وقت
بلالؓ سے پوچہا اے بلال بتا تو سہی کہ تونے اسلام لاکر کون سا
عمل زیادہ امید کے لائق کیا ہی مین تیری جوتون کی آواز جنت مین
اپنے آگے سنتا تہا بلالؓ نے عرض کی کہ رات ہو یا دن جب
مین کوئی طہارت (غسل - وضو - تیمم -) کرتا ہون تو اوس سے جس قدر

نصیب مین ہوتا ہی نمازین پڑھ لیا کرتا ہون (ق)

۱۵۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو ہر کام کے لئے استخارہ کرنا قرآن کی سورتون کی طرح باہتمام تمام سکہاتے تہے آپ فرماتے جب کوئی کام کرنا چاہو تو سوای فرض کے دو رکعتین نماز پڑہکر یہہ دعا پڑہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہان اپنے کام کا نام لی مثل هٰذَا النِّكَاحَ یا هٰذَا السَّفَرَ وغیرہ جو کام ہو وہ کہے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہان بہی وہی اپنے کام کا نام لے مثلا هٰذَا النِّكَاحَ یا هٰذَا السَّفَرَ وغیرہ جو کام ہو کہے) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ (ب)

باب ۹ صلوۃ السفر

354 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب حج کو تشریف لیچلے تو) مدینہ
طیبہ مین ظہر کی نماز پوری چار رکعتین پڑہین اور ذوالحلیفہ (ایک
مقام کا نام ہی جو مدینہ طیبہ سے تین کوس پر ہی) مین عصر کی نماز
دو رکعتین پڑہین (ق) یعنی اپنے شہر سے نکل کر نماز مین قصر شروع کی

355 یعلی بن اُمیہ رض نے عمر رض سے کہا " اللہ تعالی تو فرماتا ہی اگر تمکو کافرو کے
فتنہ و فساد کا ڈر ہو تب تم نماز قصر کرو اور ابتو امن و امان ہی "
اسپر عمر رض نے فرمایا " مجھے بھی تعجب تہا تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا " یہ اللہ نے تملوگون پر صدقہ کیا ہے
سو اللہ کا صدقہ قبول کرو " (م)

356 انس رض نے فرمایا " ہملوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ گئے تو واپس آنے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم برابر دو دو ہی رکعتین پڑہا کیئے اور ہملوگ مکہ معظمہ مین دس
روز ٹہیرے (ق)

357 ابن عباس رض نے فرمایا " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر
کیا تو وہان انیس ۱۹ روز ٹہیرے اور دو دو رکعتین پڑہا کیئے

تو ہملوگ انیس روز تک کی اقامت مین دو دو رکعتین ہی
ہین اور جب اس سے زیادہ ٹہرتے ہین تو چار پڑہتے ہین (ب)
حفص بن عاصمؓ نے فرمایا" مکہ کی راہ مین ابن عمرؓ ظہر کی دو رکعتین
نماز پڑہا کر اپنے فرودگاہ مین آ بیٹہے پہر لوگونکو کہڑے دیکہکر پوچہا
"یہ لوگ کہڑے کیا کرتے ہین؟ مینے کہا ظہر کی نفلین (سنتین)
پڑہتے ہین" عبد اللہؓ نے فرمایا" مجہے نفل ہی پڑہنا ہوتا تو اپنے
فرضون ہی کو پوری پڑہتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتہہ رہا ہون یہ حضرات دو رکعت
فرضون سے زیادہ اور کچہہ نہین پڑہتے تہے (ق)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر مین بر سر راہ ہوتے تو
ظہر عصر کو اکٹہے اور مغرب عشا کو اکٹہے پڑہتے (ب)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین سوا فرضونکے رات کی ساری نمازین
اشارہ سی سواری پہ پڑہتے جاتی اور سواری کا رخ قبلہ ہی کی طرف ہونا کچہ
ضرور نتہا بلکہ جس رخ سواری جاتی اوسی رخ پڑہتے جاتی (ب)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی مین دو دو رکعتین (نماز فرض) پڑہائین

اُنکے بعد ابوبکرؓ نے بھی یون ہی پڑہین انکے بعد عمرؓ نے بھی یون ہی پڑہین اور
عثمانؓ بھی اپنی شروع خلافت مین دو دو ہی پڑہا کیے پھر چار رکعتین پڑہنے لگے ابن
عمرؓ جب امام کے ساتھہ پڑہتے تو چار پڑہتے اور جب اکیلے پڑہتے تو دو ہی
پڑہتے (ق)

٣٦٢ اللہ تعالیٰ نے نمازین حضر مین چار رکعتین اور سفر مین دو اور لڑائی مین ایک فرض کی ہین (م)

باب الجمعۃ

٣٦٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سارے دنون مین جمعے کا دن سب سے
افضل ہے اُسیدن آدمؑ پیدا ہوئے اُسیدن جنت مین داخل ہوئے اوسیدن جنت
سے رخصت ہوئے قیامت بھی اوسی دن ہوگی" (م)

٣٦٤ اور فرمایا "جمعے کے دن مین ایک ساعت ایسی ہے کہ مسلمان اوسمین جو دعا کرے قبول ہو" (ق)

باب وجوبہا

٣٦٥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرماتے "لوگ جمعے کی نماز ترک کرنیسے باز آوین
ورنہ اللہ تعالیٰ اونکے دلون پر ایسی مہر کردیگا کہ پھر وہ غافلون مین ہوجائینگے" (م)

٣٦٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ مین پیچھے رہجانے والون
سے فرمایا "میرا ارادہ ہوا کہ مین کسی کو جمعہ پڑہانیکو کہون اور

جو جمعے مین نہین حاضر ہوتے ہین اونکے گھرونکو جلادون (م)

باب التنظیف

۲۴۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعے کے روز نہائے اور خوب ہی پاک صاف ہوا ور عطر تیل لگا کر نماز جمعے کے لیئے آئے اور کسی دو شخصونکو چیر کر نہ بیٹھے اور جس قدر نصیب ہو نماز پڑھ کر چپ بیٹھا خطبہ سنتا رہے تو اوسکے گناہ اگلے جمعہ تک کے معاف ہو جاتے ہین (ب)

۲۴۸ اور تین روز اور زائد کے بھی (م)

۲۴۹ اور جسنے خطبہ کی وقت کنکری چھو چھا کی اوسنے لغو حرکت کی (م)

۲۵۰ جمعے کے روز فرشتے مسجد کے در پر نماز جمعہ کے لیئے آنیوالون کو درجہ بدرجہ لکھا کرتے ہین جو پہلے آیا گویا اوسنے اونٹ قربانی کی اور جو اوسکے بعد آیا گویا اوسنے گای قربانی کی پہر اوسکے بعد آنیوالے نے گویا دنبہ بہیڑا قربانی کی پہر اوسکے بعد آنیوالے نے گویا مرغی قربانی کی اوسکے بعد والے نے

گویا انڈا خیرات کیا پہر جب امام نے خطبہ شروع کیا تب وہ فرشتے اپنی بہی تہہ کر کے خطبہ سننے لگتے ہین (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تونے جمعے کے خطبے مین اپنے ہمنشین سے چپ رہنے کو کہا تو یہ بیہودہ حرکت کی (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اپنے بہائی مسلمان کو اوٹھا کر اوسکی جگہہ پر خود نہ بیٹہے جمعہ ہو یا غیر جمعہ (ق) بلکہ یہ کہے "جگہہ کشادہ کرو" (م)

باب الخطبة والصلوة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر ڈہلے جمعہ پڑہتے تہے (ب)

سہل بن سعدؓ نے فرمایا "ہم لوگ (صحابہؓ) جمعہ کے بعد ہی کہانا کہاتے اور قیلولہ کرتے تہے (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردیکے ایام مین سویرے اور سخت گرمی مین ٹہنڈی کر کی نماز پڑہتے تہے (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ

مین جمعے کے لیئے ایک ہی اذان امام کے منبر پر جا بیٹھنے کی
بعد ہوا کرتی تہی جب عثمانؓ کا دور دورہ ہوا اور لوگ بڑہ
گئے تو اونہون نے ایک اذان اور (جو اب پہلے پکاری جاتی
ہی) زوراء (ایک مقام کا نام ہی جو مدینہ کے بازار مین واقع
ہی) پر کہلائی (ب)

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کو دو خطبے پڑہتے اور درمیان مین بیٹھ
جاتے خطبے مین قرآن پڑہتے اور لوگونکو نصیحت کرتے اور نماز اور خطبہ وسط درجہ
مین پڑہتے نہ بہت دراز نہ نہایت مختصر (م)

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نماز دراز اور خطبہ
(وعظ) مختصر دانائی کی نشانی ہی تو نماز کو دراز پڑہو اور خطبہ
(وعظ) مختصر اور بعضے بیان تو جادو ہی ہوتے ہین (م)

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہین خطبہ پڑہنے مین سرخ
ہو جاتین اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ بڑہ جاتا جیسے کوئی کسی کو
لشکر سے ڈراتا ہو کہ لشکر تمکو صبح کو لوٹے گا اور شام کو لوٹے گا
اور فرماتے "مین اور قیامت ان دو انگلیون کی طرح بہیجا گیا

ہون اور شہادت کی اور بیچ کی اونگلیان قریب کر کے دکہادین (م)

ام ہشام نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو منبر پر خطبہ مین سورۂ ق پڑہا کرتے یہانتک کہ مجھے سورۂ ق یونہی یاد ہوگئی" (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا "جب کوئی امام کے خطبہ پڑہنے کیوقت مسجد مین آوے تو ہلکی دو رکعتین پڑہ کر بیٹھے" (م)

اور فرمایا "جسنے امام کے ساتھہ ایک رکعت نماز پائی اوسنے نماز پائی" (ق)

جابر بن سمرہ نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوکر خطبہ پڑہتے پہر بیٹھہ جاتے پہر کہڑے ہوکر پڑہتے اگر کوئی تجکو خبر دے کہ آپ بیٹھکر خطبہ پڑہتے تہے تو بیشک وہ جہوٹا ہی واللہ مینے آپکے ساتھہ دو ہزار نمازونسے زیادہ پڑہی ہین" (م)

باب صلوۃ الخوف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف کی ایک لڑائی مین نون

نماز پڑہائی کہ ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کہڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ مین لڑتی رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیون کے ساتھہ ایک رکوع اور دو سجدے[1] کیئے پہر یہ جماعت دشمن کے مقابلہ مین جاکہڑی ہوئی اور وہ[2] جماعت آپکے پیچھے آکہڑی ہوئی تب آپنے انکے ساتھہ بہی ایک رکوع اور دو سجدے[3] کرکے سلام پہیرا اور اس جماعت نے ایک رکعت اور پڑہ لی اور فرمایا اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو پیادہ یا سوار جس طرح اور جس رخ سے ہو سکے نماز پڑہ لو (ب)

۱۳ باب صلوة العیدین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید و بقر عید کے روز عیدگاہ مین جاکر پہلے نماز پڑہتے اور لوگ اپنی اپنی صفون مین بیٹہے ہوتے پہر آپ اونکی طرف متوجہ ہوکر وعظ فرماتے اوسمین نصیحت وصیت کرتے اور حکم فرماتے اور کسیکو کہین بہیجنا ہوتا تو اوسکے روانگی کا حکم دیکر لوٹتے (ق)

[1] یعنی ایک رکعت پڑہی ۱۲
[2] جو دشمن کے مقابلہ مین تہی ۱۲
[3] یعنی تنہا انکے ساتھ بہی اور ایک رکعت پڑہ کر سلام پہیرا ۱۲

پہر عورتونکی جماعت کی طرف آکر اونکو نصیحت کرتے اور دین کے
احکام بتاتے اور عذاب و ثواب یاد دلاتے اور صدقہ کرنیکی رغبت
دلاتے اور عورتین اپنے اپنے کانون اور گلونکے زیور اوتار اوتار کر بلال رض
کے حوالے کرتی جاتین تب آپ اور بلال رض سکانپر لوٹتے (ق)

ام عطیہ رض نے فرمایا ہملوگونکو حکم ہوا کہ حیض والیون اور پردہ نشینون
کو بھی عید و بقر عید کے روز عیدگاہ بھیجین تاکہ سب عورتین مسلمانون
کی جماعت اور دعامین شریک ہون اور حیض والیان نماز کی
جگہہ سے علیحدہ رہین کسی عورت نے عرض کی یا رسول اللہ بعض
عورتونکے پاس چادر نہین ہوتی آپنے فرمایا اوسکی ساتھن اپنی چادر
اوڑہالے (ق)

باب فی الاضحیۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے بدہیے سینگدار قربانی
کیئے اونکے پہلو پر پانوٗن رکھکر بسم اللہ واللہ اکبر کہکر اپنے
ہاتہہ سے ذبح کیا (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگدار دنبہ جسکے ہاتہہ پانوٗن

سینہ پیٹ سنہ آنکہہ کے حلقے سیاہ تہے طلب فرما کر چہری
پتہر پر تیز کر کے دنبہ کو پچہاڑا اور بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلۡ مِنۡ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنۡ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فرما کر قربانی کی (م)

۳۹۱ اور فرمایا کہ مُسِنَّۃ جانور قربانی کرو مجبوری مین دنبہ یا بہیڑ کا جذعہ
ذبح کرو (م)

۳۹۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ مین قربانی کرتے (ب)

۳۹۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گاے اور اونٹ سات
آدمی کی طرف سے درست ہی (م)

۳۹۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بقرعید کے
مہینہ کا اول عشرہ شروع ہو تو قربانی کرنیوالا اپنے بال اور
ناخن نہ بنائے" (م)

۳۹۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن ایسا نہین ہی
جسکی نیکی اللہ تعالیٰ کو اس دس دن (عشرۂ بقرعید) کی نیکیونسے زیادہ
پسند ہو تو لوگون نے عرض کی یارسول اللہ جہاد بہی نہین ہے؟
آپنے فرمایا ہان جہاد بہی نہین مگر وہ شخص جو جان و مال کے ساتہ راہ

خدا مین نکلا پہر سب وہین چہوڑا (ب)

۳۹۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن خطبہ پڑہکر قربانی کی اور فرمایا کہ جسنے بقرعید کی نماز کے پہلے ذبح کیا اوسکو دوسرا جانور ذبح کرنا چاہے اور جسنے نہین ذبح کیا ہی وہ اب بسم اللہ کہکر ذبح کرے (ق)

باب صلوٰۃ الخسوف

۳۹۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سورج گہن لگا تو آپنے اِدہر اُدہر اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ پکروادیا پہر دو رکعت نماز مین چار رکوع اور چار سجدے کیئے عایشہ رض فرماتی ہین کہ مینے کبہی کوئی رکوع سجدے اس سے دراز نہین کیئے تہے (ق)

۳۹۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز مین قرآن بلند آواز سے پڑہا (ق)

۳۹۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز کو جماعت کے ساتہہ ادا کیا اور اوسمین سورۂ بقرہ کے انداز سے قراءت کی پہر بڑا لنبا رکوع کیا پہر بہت دیر تک قیام کیا مگر پہلے سے کم پہر بڑا

لنبار کوع کیا مگر پہلے سے کم پہر رکوع سے سر اوٹہایا پہر سجدے کیئے
پہر بہت دیر تک قیام فرمایا مگر پہلے سے کم پہر بڑا لنبار کوع
کیا مگر پہلے سے کم پہر قیام فرمایا مگر پہلے سے کم پہر لنبار کوع
کیا مگر پہلے سے کم پہر رکوع سے سر اوٹہایا پہر سجدے کر کے نماز
سے فارغ ہوئے جب تک آفتاب بہی صاف ہو گیا پہر آپنے فرمایا
"سورج اور چاند بہی اللہ کی نشانیان ہین کسی کی مرنے جلینے سے
ان مین گہن نہین لگتا اللہ اسکے ساتہہ اپنے بندونکو ڈراتا ہی
جب ایسا ہوا کرے تو خدا کو یاد کیا کرو اوسکو پکارا کرو اوسکی
بڑائی بیان کیا کرو نماز پڑہا کرو صدقہ خیرات دیا کرو اور استغفار
کیا کرو" لوگون نے عرض کی "یا رسول اللہ ہمنے آپکو نماز مین آگی
بڑہ کر کچہہ لیتے اور پیچہے ہٹتے ہوے بہی دیکہا ؟" آپنے فرمایا "جب
مین آگے بڑہا تہا اوسوقت میرے سامنے جنت تہی مین نے چاہا
تہا کہ اوسمین سے ایک خوشہ انگور کا توڑ لون اگر مین توڑ لیتا تو تم لوگ
قیامت تک کہایا کرتے پہر جہنم سامنے آئی مین نے ایسی گرینہ منظر
ہولناک کبہی کوئی چیز نہین دیکہی اور مین نے جہنم مین عورتین بہت

دیکھین" صحابہؓ نے اسکی وجہ پوچھی تو آپنے فرمایا "عورتین شوہرون
کی ناشکری اور احسان فراموشی بہت کرتی ہین اگر تم اونکے ساتھہ
ہمیشہ احسان کیا کرو پھر جہان ایک بات اونکے مرضی کے خلاف
ہوئی تو یہی کہتی ہین کہ مین نے تم سے کبھی بھلائی نہین دیکھی" (ق)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیمؑ جس دن
مرے سورج گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پڑہین اور اوسمین چھہ رکوع کئے
اور کبھی آپنے دو رکعت مین آٹھہ رکوع بھی کیئے ہین (م)
عبد الرحمن بن سمرہؓ نے فرمایا "مین مدینہ مین تیر اندازی کر رہا تھا کہ
سورج گہن لگا مینے اپنا تیر پھینک کر کہا کہ واللہ مین دیکھونگا
کہ اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے کیا امر پیش آیا جب
مین خدمت شریف مین حاضر ہوا تو آپ نماز مین کھڑے تھے
اور دونون ہاتھہ اوٹھائے ہوئے "سُبْحَانَ اللهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
اَللهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" فرما رہے تھے اور دعائین کر رہے تھے
یہانتک کہ آفتاب صاف ہو گیا تب آپنے دو سورتین پڑہین
اور دو رکعتین نماز ادا کین (م)

باب ٥ صلوة الاستسقاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھہ پانی کی طلب مین
عیدگاہ تشریف لیگئے وہان جاکر لوگون کے ساتھہ بآواز بلند
دو رکعتین نماز پڑہین اور قبلہ کی طرف رخ کیئے ہوئے اپنی
چادر پہیری اور دعا کی (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا مین دعا کے لیئے
ہاتہہ بہت دراز فرماتے یہان تک کہ بغل کی سفیدی نظر آتی (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مینہہ برستے دیکھتے تو یہ فرماتے
اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا (ب)

ایک بار پانی برسا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا
اوتار کر اپنے بدن پر مینہہ کا پانی پہنچایا صحابہؓ نے عرض کی "یا
رسول اللہ آپنے ایسا کیون کیا؟" آپنے فرمایا کہ یہ پانی پروردگار
کی طرف سے تازہ وارد ہی (م)

انسؓ نے فرمایا "جب قحط پڑتا تو عمرؓ فرماتے" یا اللہ ہم لوگ
پہلے تجہسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے پانی مانگ کر

سیراب ہوتے تھے اور اب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا
[عباس رض] کا وسیلہ کرتے ہین تو ہمکو سیراب کر پھر خوب مینہ برستا
تھا (ب)

باب فی الریاح

جب شدت کی ہوا چلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا
پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَ
خَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَ
شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ اور جب بدلی ہوتی تو آپکے چہرہ مبارک
کا رنگ فق ہو جاتا اندر سے باہر جاتے اور باہر سے اندر آتے
اور آگے بڑھتے اور پیچھے ہٹتے پھر جب مینہ برستا تو آپکا خوف دور
ہوتا عائشہ رض نے ایسی گھبراہٹ اور ہیبت کی وجہ پوچھی تو آپنے
فرمایا کہ اے عائشہ رض مجھے یہ ڈر تھا کہ مبادا کہین یہ بدلی ویسی ہی
نہو جسکو دیکھکر قوم عاد نے کہا تھا کہ یہ بدلی ہمپر برسے گی حالانکہ
اوس بدلی مین اونپر عذاب الٰہی نازل ہوا (ق)

کتاب الجنائز

باب عیادۃ المریض وثواب المرض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بھوکے کو کھلاؤ اور
بیمار پرسی کرو اور قیدی کو رہا کراؤ" (ب)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کے حقوق مسلمان پر
چھ ہین (۱) ملاقات کیوقت سلام کرنا (۲) بلائے تو جانا
(۳) جب کسی امر مین خیر خواہی چاہے تو اوسکی خیر خواہی کرنا
(۴) جب وہ چھینک کر الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہنا (۵) بیمار
پرسی کرنی (۶) جنازیکے ساتھہ جانا (م)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو سات کام کا حکم
فرمایا اور سات کام سے منع فرمایا (۱) بیمار پرسی کرنی (۲) جنازہ
کے ساتھہ جانا (۳) چھینک کا جواب دینا (۴) سلام کا جواب
دینا (۵) بلانیوالے کے یہان جانا (۶) قسم کھانیوالے کی
قسم کو سچا کرنا (۷) مظلوم کی مدد کرنا ان سات باتون کا حکم
فرمایا اور سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑا اطلس لاہی سرخ زین
پوش قسی کپڑا چاندی کا برتن ان سات چیزونکا استعمال منع

فرمایا (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب مسلمان اپنے
مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کو جاتا ہے تو لوٹنے تک جنت کی
میوہ خوری مین رہتا ہے (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ تع قیامت مین
فرمائیگا اے آدمی مین بیمار ہوا تھا تو تو نے میری بیمار پرسی کیون
نکی ج بندہ عرض کریگا" یارب تو پروردگار تمام جہان کا ہے
مین تیری بیمار پرسی کیونکر کرتا ج ارشاد ہوگا تجکو نہین خبر ہے کہ میرا
فلان بندہ بیمار ہوا اور تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی ج تو نے نہین جانا
کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اوسکے پاس پاتا ج اے آدمی
مین نے تجھسے کھانا مانگا تو نے مجھے نہ کھلایا ج بندہ کہیگا اے
رب میرے تو تمام جہان کا پروردگار ہے مین تجکو کیونکر کھلاتا
ج فرمائیگا تو نے یہ نہین جانا کہ میرے فلان بندہ نے تجھسے کھانا
مانگا تو نے اوسے نہ کھلایا ج کیا تو نے یہ نجانا کہ اگر اوسکو کھلاتا
تو تو اوسکو یہان میری پاس پاتا اے آدمی مین نے تجھسے پانی

مانگا تو مجھے پانی نہ پلایا۔ بندہ کہیگا اے رب میری تو تمام
جہان کا پروردگار ہے مین تجھکو کیونکر پانی پلاتا۔ فرمائیگا میرے
فلان بندہ نے تجھسے پانی مانگا تھا تو نے نہ پلایا کیا تو نے
یہ نجانا کہ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکو میرے پاس پاتا۔ (م)
کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر اپنا داہنا
ہاتھ پہیرتے اور فرماتی اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ
اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (ق)
جب کسیکو بدن کو درد یا زخم وغیرہ کی شکایت ہوتی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونگلی سے اشارہ کرکے فرماتے بِسْمِ اللهِ
تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا (ق)
عائیشہ رض نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے
تو اپنے آپ پر معوذات (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ و قُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھکر دم کرتے اور تمام بدن پر
ہاتھ پہیرتے اور جس بیماری مین آپنے انتقال فرمایا اوسمین
مین معوذات پڑھ کر آپکو دم کردیتی اور آپکا ہاتھ (آپکے بدن پر)

پہیر دیتی (ق)

۱۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا کوئی شخص بیمار پڑتا

تو آپ اوسپر معوذات پڑہکر دم کرتے (م)

۱۷ عثمان بن ابی العاص رضؓ نے فرمایا" مجھے کہین درد پیدا ہوا تو

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا"

درد پر ہاتھہ رکھکر تین بار بِسْمِ اللّٰہِ اور سات بار" اَعُوْذُ

بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ" کہہ مین نے

یہ دعا پڑھی تو خدا نے مجھے صحت دی (م)

۱۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن رضؓ و حسین رضؓ کی حفاظت کے

لیئے یہ دعا فرمایا کرتے" اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ

کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ" اور فرماتے"

تم دونون کی باپ (ابراہیم ع) اسمعیل ع و اسحق ع کی ساتھہ یون ہی

کرتے تھے (ب)

۱۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ جسکی ساتھہ

بھلائی کرنا چاہتا ہی اوسکو مصیبت زدہ رکھتا ہی" (ب)

(٤٢٠) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کو جو رنج اور دکھہ اور فکر اور غم اور ایذا پہنچتی ہی یہانتک کہ کانٹا بہی جو گڑ جاتا ہی تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین (ق)

(٤٢١) عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا "مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اوسوقت آپکو بخار تہا مین نے آپکا بدن چہوکر عرض کی "یا رسول اللہ آپکو تو سخت بخار ہوتا ہی" آپنے فرمایا "ہان مجہے تملوگون کی دو آدمیون کی برابر بخار آتا ہی" تو مینے عرض کی "چونکہ آپکے لیئے دونا ثواب ہی اس لیئے دوگنی تکلیف بہی ہی" آپنے فرمایا "ہان" پہر فرمایا "جس مسلمان پر کوئی مصیبت بیماری وغیرہ کی آتی ہی تو اللہ تعالی اوسکے گناہ یون دور کرتا ہی جیسے درخت پتا جہاڑتا ہی (ق)

(٤٢٢) عائشہؓ نے فرمایا "مینے بیماری کی سختی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی پر نہین دیکہی (ق)

(٤٢٣) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کی مثل کہیتی کے ترو تازہ ٹہنی کی سی ہی کہ ہوا اوسکو ہمیشہ ہلاتی رہتی ہی

کبھی سیدہی کھڑی ہنس جہنے دیتی ایسی ہی مومن پر ہمیشہ بلا پر بلا
آیا ہی کرتی ہی اور منافق کی شکل صنوبر کی مضبوط درخت
کی سی ہی پہلے تو ہلتا ہی نہین اور جب ہلا تو اوکھڑ ہی گیا (ق)

۴۲۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائبؓ کی پاس آئی اور
پوچھا کہ کیون کانپ رہی ہو وہ کہنے لگین کہ تپ آتی ہی خدا اسمین
برکت نہ دے" آپنے فرمایا" بخار کو گالی نہ دو کیونکہ یہ آدمی
کا گناہ یون دور کرتا ہی جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کی میل دور
کر دیتی ہی (م)

۴۲۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب آدمی بیمار پڑتا
ہی یا سفر کرتا ہی تو اوسکے عمل صحت اور اقامت ہی کی برابر
لکھے جاتی ہین (ب)

۴۲۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" شہید پانچ ہین"
(۱) وبا سے مرنیوالا (۲) پیٹ کی بیماری مین مرنیوالا (۳) ڈوبکر
مرنے والا (۴) دبکر مرنیوالا (۵) خدا کی راہ مین مارا جانیوالا (ب)

۴۲۷ عائشہؓ نے فرمایا" مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وبا کا حال

پوچھا تو آپنے فرمایا "یہ عذاب الٰہی ہی خدا جسپر چاہتا ہی نازل کرتا ہی اور خدانے اوسکو مومنون کے لئے رحمت بنایا ہی جو کوئی وبا کی جگھہ مین صابر رہے اور اللہ سے ثواب کا امیدوار ہو اور یقین رکھے کہ اللہ نے جو کچھہ لکھہ رکھا ہی وہی ہوگا اوسکو شہید کے برابر ثواب ہوگا (ب)

۴۲۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وبا عذاب الٰہی ہی تم سے پہلون پر نازل ہوتا تھا جہان یہ بیماری ہو نہ وہان جاؤ اور نہ وہان سے بھاگو (ق)

۴۲۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہی" مین جس بندی کی دونون پیاری چیزون (آنکھون) کو لی لیتا ہون اور وہ صبر کرتا ہی تو مین اوسکے بدلے جنت دونگا (ب)

۴۳۰ ایک یہودی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو آپ اوسکی بیمار پرسی کو تشریف لیجاکر اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا "مسلمان ہو جا" اوسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا ابو القاسم کی بات مان لی" پہر وہ مسلمان ہوگیا (ب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے یہ کہتے ہوے لوٹے "خدا کا شکر ہی کہ اوسکو جہنم سے نجات دی" (ب)

عطاء بن رباح نے فرمایا "مجھسے ابن عباسؓ نے فرمایا "مین تمکو جنتی عورت دکھاؤن؟" مین نے عرض کی "ہان دیکھائیے" فرمایا یہی سیاہ فام عورت ہی اسینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کی تہی "یارسول اللہ مجھے مرگی آتی ہی اور مین اوسوقت ننگی ہوجاتی ہون آپ میرے لیئے اللہ سے دعا کرین آپنے فرمایا "چاہے تو صبر کر تجھے جنت ملیگی اور اگر چاہے تو مین اللہ سے تیری صحت کے دعا کرون" تب اوسنے عرض کی "مین صبر ہی کرون گی آپ اس قدر دعا البتہ کردین کہ ننگی نہو جایا کرون" آپنے دعا کردی (ق)

باب تمنی الموت وذکرھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے نیکوکار تو اسواسطے کہ شاید اور نیکی کرے اور بدکار اسلیئے کہ شاید اب بہی توبہ کرے (ب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مصیبت
کے سبب سے موت نہ مانگے اگر موت ہی مانگنا ہو تو یہ کہے" الٰہی
میری زندگی جب تک میری حق مین بہتر ہو تب ہی تک مجھی
جلا اور جب میری حق مین موت بہتر ہو تو مجھے مار ڈال (ق)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو شخص خدا کی ملاقات
چاہتا ہی تو خدا بھی اوسکی ملاقات چاہتا ہی اور جو خدا کی ملاقات
ناپسند کرتا ہی تو خدا بھی اوسکی ملاقات ناپسند کرتا ہی تو عائشہ رضہ
یا کسی اور بی بی نے فرمایا" مین تو بیشک موت کو ناپسند رکھتی
ہون آپنے فرمایا یہ نہین غرض یہ ہی کہ مسلمان کو مرتے دم
اللہ کے راضی ہونے اور اوسکی بزرگ رکھنی کی خوشخبری دیجاتی
ہی تو پھر اوسوقت مومن کو اس سے زیادہ کوئی چیز نہین بھاتی وہ
خدا سے ملنے کی خواہش کرتا ہی خدا اوس سے ملنی کی خواہش
کرتا ہی اور جب کافر کی موت آتی ہی تو اوسکو اللہ کے عذاب
اور سزا کی خوشخبری دیجاتی ہی پھر اوسکو اس سے زیادہ
کوئی چیز بری نہین معلوم ہوتی وہ خدا سے ملنا برا جانتا ہی خدا

بہی اوس سے ملنا برا جانتا ہی (ق)

٤٣٥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرؓ کے مونڈھے پکڑ کر فرمایا "دنیا مین مسافرانہ گذر کر بلکہ راہ گذر یوالے کی طرح" اور ابن عمرؓ نے فرمایا "جب تم شام کرو تو صبح کے منتظر نہ ہو اور صبح کرو تو شام کا انتظار نکرو اور بیماری سے پہلی تندرستی کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانکر بہلائی کر لو (ب)

٤٣٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی موت سے تین روز پیشتر فرمایا "جو کوئی مرے وہ اللہ کے ساتہہ نیک گمان رکہی (م)

باب ما یقول عند من حضرہ الموت

٤٣٧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اپنے مُردون کو لا الٰہ الا اللہ سکہاؤ (م)

٤٣٨ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بیمار یا مردہ کی پاس بہلی بات بولو اسواسطے کہ تمہاری بات پر فرشتے آمین کہتی ہین (م)

٤٣٩ بی بی ام سلمہؓ فرماتی ہین "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، جس مسلمان پر مصیبت آئی اور وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رٰجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ
خَیْرًا مِّنْھَا، کہی تو اللہ تعالی اوس سے اچھا بدل عطا فرمائیگا
جب ابو سلمہؓ مری تو مین نی کہا، ابو سلمہؓ سے اچھا کون مسلمان ہے
جواب بمجھے مل سکیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
ہجرت کرنیوالون مین سے پہلا شخص یہی تھا مگر مین نی اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہہ ہی لیا تو اللہ تعالی نے بھی ابو سلمہؓ کی بدلے
خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا شوہر بنا دیا (م)
ابو سلمہؓ کی انتقال کی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائی ابو سلمہؓ کی آنکھین تہرا گئی تہین آپنی اونکو بند کرکی
فرمایا، جب روح قبض کیجاتی ہی تو بینائی بھی چلدیتی ہی تب
لوگ چلا پڑے آپنے فرمایا اپنے لیئے دعای خیر ہی کرو کیونکہ
تمہاری بول پر فرشتے آمین کہتے ہین پھر فرمایا الٰہی ابو سلمہؓ کو
بخشدی اور انکا درجہ مہدیین مین کر اور تو ہی اون لوگونکا سرپرست ہو
اور پچھلو گونکو اور اونکو بخشدے اور اونکی قبر کشادہ

اور روشن کر (م)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ یمنی

کی چادر سے ڈہانکے گئے (ق)

باب غسل المیت وتکفینہ

ام عطیہ رض نی فرمایا" ہملوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

متوفیہ بیٹی کو غسل دے رہی تہی آپ نی تشریف لاکر فرمایا" تین

یا پانچ بار پانی اور بیر کی پتی سے غسل دو اور اگر حاجت دیکھو

تو اس سے بہی زیادہ نہلاؤ اور داہنے طرف اور وضو کی جگہہ

سے غسل دینا شروع کرو اور آخر پانی مین کافور ملالو" غسل

کے بعد لوگون نی آپکو خبر دی تو آپنے اپنا تہبند دیکر فرمایا"

اس تہبند کو اسکے سارے بدن سے لپیٹا ہوا دو اور ہملوگون

نے اونکے بالونکی تین چوٹیان گوندہ کر پیچہے ڈالدین (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یمن کی سفید سوتی تین

کپڑون مین کفنائے گئے اون مین کرتا اور عمامہ نتہا (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی آدمی

بھائی کو کفنائے تو اچھا کفن دے (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک محرم شخص کو اونکی اونٹنی نے گرا کر ایسا کچلا کہ وہ مر گئے تو آپنے فرمایا،، اسکو پانی اور بیر کی پتیون سے نہلاؤ اور دو کپڑون مین کفناؤ اور نہ خوشبو لگاؤ اور نہ سر ڈھانکو کیونکہ یہ شخص احرام ہی کی حالت مین لبیک کہتا ہوا اپنی قبر سے اوٹھایا جاویگا (ق)

عبدالرحمن بن عوف ایک دن روزہ دار تھے جب اونکے پاس افطاری آئی تو کہا،، مصعب بن عمیر شہید ہوے اور وہ مجھسے بہتر تھے وہ ایسی چھوٹی چادر مین کفنائے گئے کہ اونکا سر چھپایا جاتا تو پانون کھل جاتا اور پانون چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا اور حمزہ شہید ہوے وہ بھی مجھسے بہتر تھے اونکی بھی یہی حالت گذری پھر مجھپر دنیا ایسی پھیلائی گئی اور خوب ہی بکثرت ملی مجھے بڑا ڈر ہے کہ کہین ہمری نیکیون نے جلدی نہ کی ہو یہ فرما کر اس قدر روئے کہ کھانا چھوڑ دیا (ب)

عبداللہ بن ابی (منافق) کی لاش قبر مین رکھی جا چکی تھی بعد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اوسکی لاش قبر سے نکلوا کر اپنے
گھٹنوں پر رکھی اور اوسکے منہ میں اپنا لعاب دہن دیا اور اپنا
کرتا پہنایا آونسے عباس (آپکے چچا) کو کرتا پہنایا تھا (ق)

باب المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا ۱۷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جنازہ کو جلد لیچلو کیونکہ
اگر مردہ نیک ہی تو اوسکے لئے بہتری ہی تم اوسکو جلد اوسکی طرف
پہنچاؤ اور اگر اوسکے خلاف ہی تو بلا ہی اپنی گردن پر سے پھینکو" (ق)

۴۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب لوگ مردے کو
اپنی گردنوں پر اوٹھا لیچلتے ہین تو نیک مردہ کہتا ہی "مجھے جلدی
آگے بڑھاؤ" اور بد کہتا ہی "ہای مصیبت مجھے تملوگ کہان
لئے جاتے ہو" اس آواز کو انسان کے سوا سب سنتی ہین اگر آدمی
سن پائے تو بیہوش ہو جائے (ب)

۵۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ایمان کی
بات جان کر اور ثواب کی لیے مسلمان کی جنازہ کے ساتھ جاتا ہے
اور نماز جنازہ پڑھ کر اوسکے دفن تک ساتھ رہتا ہی تو وہ دو قیراط

ثواب لیکر لوٹتا ہی اور ہر قیراط اُحُد کے پہاڑ برابر ہی اور جو فقط نماز جنازہ کی پڑہ کر دفن سے پہلے لوٹ آتا ہی تو وہ ایک ہی قیراط ثواب پاتا ہی (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ کو نجاشی (حبشہ کے بادشاہ کا لقب ہے نام اوسکا اصحمہ تہا) کے مرنے کی خبر اوسکے مرنے ہی کی روز دیکر اونکے ساتہہ مصلی مین تشریف لائی اور صف باندہ کر (اوسکی غائب جنازہ کی) نماز پڑھی اور اوسمین چار تکبیرین کہین (ق)

زیدؓ بن ارقم نماز جنازہ مین چار تکبیرین کہا کرتے تھے ایکبار پانچ تکبیرین کہین لوگون نے پوچھا تو فرمایا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرین بہی کہتے تہے (م)

ابن عباسؓ نے جنازے کی نماز مین سورۂ فاتحہ پڑہ کر فرمایا یہ مینے اس لیئے پڑھی تاکہ تملوگ جان جاؤ کہ یہی طریقہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے (ب)

عوفؓ بن مالک نے فرمایا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے ایک جنازہ کی نماز مین یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ
وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ
الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ
دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ
وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ تو میری یہ تمنا ہوئے" کاش یہ مردہ مین ہی ہوتا (م)

جب سعد بن ابی وقاص رضؓ کا انتقال ہوا تو عائشہ نے فرمایا" انکا
جنازہ مسجد مین رکھو تا کہ مین بھی اوسپر نماز پڑھون اسپر لوگون نے
انکار کیا تو عایشہ رضؓ نے فرمایا" خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے بیضاء کے دو بیٹے سہیل اور اوسکے بھائی (سہل) کے جنازہ
کی نماز مسجد ہی مین پڑھی تہی (م)

سمرہ بن جندب رضؓ نے فرمایا" ایک عورت نفاس کی حالت مین مرگئی
تہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے اوسپر جنازہ
کی نماز پڑھی تو آپ نماز کیلئے اوس کی ناف کے مقابل کھڑے

ہوئے (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گذرے جسمین مردہ رات
کو دفن ہوا تھا پوچھا "یہ کب دفن ہوا؟" لوگون نے عرض کی "آج کی
رات" آپنے فرمایا "مجھے کیون نہ خبر کی؟" لوگون نے عرض کی
"اندھیری رات تھی آپکو جگانا برا معلوم ہوا" تب آپنے صحابہؓ کے
ساتھہ اوس مدفون مردہ پر نماز پڑھی (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان کا جنازہ
چالیس موحد پڑہین تو خدا اوس مردہ کے حق مین اونکی سفارش
قبول فرماتا ہی (م)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان کے
جنازہ پر سو مسلمان اللہ سے اوسکی بخشایش چاہین تو خدا اونکی
سفارش قبول ہی فرماتا ہی (م)

ایک جنازہ گذرا لوگون نے اوسکی خوبیان بیان کین" رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "واجب ہوئی" پھر ایک دوسرا جنازہ
گذرا لوگون نے اوسکی برائیان بیان کین پھر آپنے فرمایا "واجب ہوئی"

عمر رض نے عرض کی " کیا چیز واجب ہوئی ؟ آپنے فرمایا " تملوگون نے پہلے
مردے کی بہلائی بیان کی اوسکے واسطے جنت واجب ہوئی اور
دوسرے کی برائی بیان کی اُسپر جہنم واجب ہوئی تملوگ زمین
پر اللہ کے گواہ ہو " (ق)

۲۶۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " جس مسلمان کی خوبی
پر چار مسلمان گواہی دین خدا اوسکو جنت مین داخل فرمائیگا "
صحابہ رض نے عرض کی اور اگر تین ہی گواہ ہون ؟ آپنے فرمایا " اور تین
بہی " پہر پوچہا " اور دو ؟ آپنے فرمایا " دو بہی " پہر صحابہ رض نے ایک کی
گواہی کا حال نہین پوچہا (ب)

۲۶۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " مردونکو برا نہ کہو
کیونکہ وہ اپنے کیے کو پہنچ چکے (ب)

۲۶۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ اُحد مین دو دو
شہیدونکو ایک ایک کپڑون مین دفن کیا اون مین جو قرآن
زیادہ جانتا تہا اوسکو لحد مین آگے رکہا اور فرمایا مین قیامت
مین انلوگون کا گواہ ہون گا " اور ان لوگون کو خون سمیت

دفن کرو اور آپنے اونپر نماز جنازہ بہی نہین پڑھی اور نہ وہ غسل دیے گئے (ب)

٤٦٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے ابن دحداح رضہ کے جنازہ سے واپسی کی وقت بی زین کا گہوڑا لایا گیا حضرت اوسپر سوار ہو لیئے اور صحابہ رضہ آپکے گرداگرد پیادہ پا چلے (م)

باب دفن المیت

٤٦٥ سعد بن ابی وقاص رضہ نے اپنی مرض موت مین فرمایا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح سیری لیئے بہی بغلی قبر کہودنا اور کچی اینٹین کہڑی کرنی (م)

٤٦٦ سفیان تمار رضہ نے فرمایا" مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو اونٹ کی کوہان کی طرح دیکہا (ب)

٤٦٧ علی رضہ نے ابو الہیاج اسدی رضہ سے فرمایا" کیا مین تمکو اوس کام پر نہ بہیجون جسپر مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا تہا؟ وہ یہ ہی کہ جہان مورت پاؤن مٹاؤن اور جہان بلند قبر دیکہون اوسکو برابر کردون (م)

[148] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر گچ کرنے اور اوسپر کچھ عمارت بنانے اور اوسپر بیٹھنے اور اوس طرف رخ کرکے نماز پڑھنے سے منع فرمایا (م)

[149] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہی کہ انسان انگارے پر اس قدر بیٹھے کہ اوسکا کپڑا جلکر چمڑی تک آگ پہونچ جائے (م)

[150] انس رض نے فرمایا "مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی دفن مین حاضر ہوا دیکھا کہ آپ قبر کے پاس بیٹھے ہین اور آنسو جاری ہین پھر فرمایا "تم مین کوئی ایسا بھی ہے جسنے آج کی رات اپنی عورت سے صحبت نہ کی ہو" ابو طلحہ رض (جو ایک مرد اجنبی تھے) نے عرض کی "مین ہون" آپنے فرمایا "تو ہی قبر مین اوتر" پس وہی اوترے (ب)

[151] عمرو بن العاص رض نے موت کی حالت مین اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مین مرجاؤن تو میرے ساتھ کوئی رونیوالی نجائے اور نہ آگ جائے اور بعد دفن کے تم لوگ مجھپر مٹی ڈالکر اس قدر ٹھہرنا کہ اونٹ ذبح کرکے اوسکا گوشت تقسیم کیا جاسکے تاکہ تملوگون کے

سبب سے مین باطمینان اپنے رب کی فرشتے کو سمجھ بوجھ کر جواب دون (م)

باب البکاء علی المیت

انس رضہ نے فرمایا، ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابراہیم (آپکے بیٹے) کے رضاعی باپ ابوالحیف لوہار کے یہان گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا اور سونگھا پھر ہم لوگ بھی حضرت ابراہیم کے پاس گئے اوسوقت وہ سکرات مین تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے عبدالرحمن بن عوف رضہ نے عرض کی اور آپ یا رسول اللہ! آپنے فرمایا، ای ابن عوف یہ آنسو رحمت ہین یہ فرماکر آپ پھر روئے اور فرمایا آنکھین روتی ہین اور دل غمگین ہے مگر باتین وہی کرتا ہون جس سے خدا راضی ہو اور ای ابراہیم مین تیری جدائی مین بہت غمگین ہون" (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن عبادہ رضہ کی

عیادت کو عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور
عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تشریف لائی آپنے سعدؓ کو بیہوش
پاکر فرمایا ''یہ تو مر گئے'' صحابہؓ نے عرض کی ''نہین یا رسول اللہ''
پھر حضرتؐ روئی آپکا رونا تھا کہ اور لوگ بھی رو پڑے تب آپنے
فرمایا ''سنو اللہ تعالیٰ فقط آنسو نکلنے رونے یا غمگین ہونے سے عذاب
نہین کرتا اور زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا'' مگر اسکے سبب
سے عذاب کرتا ہی یا رحم فرماتا ہی اور مردہ پر رونیکے سبب سے
مردہ پر عذاب ہوتا ہی (ق)

رسول[۴۴] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو مُنہ پیٹے
اور گریبان پھاڑے اور بیان کرکے روئے وہ مجھسے نہین (ق)

رسول[۴۵] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میری امت جاہلیت
کی چار باتین نہ چھوڑیگی حسب کے ساتھ (۱) فخر کرنا (۲) نسب مین طعن
کرنا (۳) ستارون سے پانی مانگنا (ق)

رسول[۴۶] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اگر بیان کرکے رونے والی
توبہ کرکے نہ مری ہوگی تو قیامت مین قطران اور خارش کا

کرتا پہرے ہوے اوٹھائے جائینگے (م)

ایک عورت قبر پر روتی تہی اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا چلو الگ رہو میری جیسی مصیبت مین گرفتار ہوتے تو معلوم ہوتا اوسنے حضرت کو نہین پہچانا لوگون نے بتا دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے" پہر تو وہ آپ کے مکان پر حاضر ہوئی وہان کوئی دربان نہ تہا آپ سے عرض کی" مین نے حضور کو نہین پہچانا تہا" آپنے فرمایا" صبر وہی ہی جو شروع مصیبت مین ہو" (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جس مسلمان کے تین لڑکے مرتے ہین وہ سوای پل صراط پر گذرنے کے آگ مین نہین جائیگا (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی عورتون سے فرمایا" جس عورت کی تین لڑکے {نابالغ (ق)} مرین اور وہ بامید ثواب صبر کرے خدا اوسکو جنت مین داخل کریگا کسی نے پوچہا" یا رسول اللہ اور دو مرین تب؟ آپنے فرمایا" دو مرین

تب بھی (م)

۴۸۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " اللہ تعالیٰ فرماتا ہی " مین جس بندے کی کسی پیارے کو مار ڈالتا ہون اور وہ صبر کرتا ہی تو اوسکا بدلا میرے پاس جنت کے سوا اور کچھہ نہین ہی (ب)

۴۸۱ اُمّ سلمہؓ نے فرمایا، جب ابو سلمہ (انکے شوہر تھے) مرے تو مین نے کہا کہ یہ مسافر ہی اور مسافرت مین مرا ہی مین اسپر ایسا رونا روؤنگی کہ کچھہ یادگار رہجائیگا پھر مین نے اونپر رونیکا سامان کیا کہ ایک دوسری عورت بھی میرے ساتھہ رونیکو موجود ہوئی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا " خدا نے اس گھر سے شیطان کو نکالا ہی تو پھر اوسکو داخل کرنا چاہتی ہی دبس مین رونے سے باز آئی اور پھر کبھی نہ روئی (م)

۴۸۲ جبکہ علیؓ کے پوتے حسنؓ نے انتقال کیا تو ایک عورت اونکی قبر پر خیمہ کھڑا کر کے برس روز تک وہان رہی آخر کو جب خیمہ

اوکہا کر چلی تو آواز آئی کہ کیا انہون نے جو کہو یا تہا وہ پایا

۴۹۱ دوسری نے جواب دیا "نہین بلکہ نا امید ہوکر لوٹ گئی" (ب)

۴۹۲ عبداللہ بن رواحہ رض کو غشی ہوئی تو اونکی بہن عمرہ رض اونکی ٹرائیان

بیان کر کے رونے لگین جب اونکو ہوش ہوا تو کہنے لگین "جو جو

تم مجکو کہتی تہین وہ مجہسے طعن سے کہا جاتا تہا کہ تم ایسی ہو

تم ایسی ہو" پہر تو انتقال کے وقت اونپر کوئی نہ رویا (ب)

باب زیارۃ القبور

۴۹۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مینے پہلے تمکو قبرون

کی زیارت سے روکدیا تہا اب زیارت کیا کرو (م)

۴۹۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مان کی قبر کی

زیارت کی تو رونے لگے اور آپکے گرد اگرد والے بہی رونے

لگے پہر آپنے فرمایا "مین نے اپنی مان کی بخشایش کے لئے اجازت

چاہی نہ ملی پہر مین نے اونکی زیارت کے لیئے اجازت مانگی اوسکی

اجازت ملی تم لوگ قبرون کی زیارت کیا کرو یہ موت کو خوب

ہی یاد دلاتی ہے (م)

قبرستان جانیوالونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعاء
سکھلادیتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ
الْعَافِیَةَ (م)

جب بی بی عایشہؓ کی باری ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم آخر رات کو بقیع (مدینہ کے ایک قبرستانکا نام ہی) مین
جاکر فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَا
تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ (م)

تمت

تقریظ عالم باعمل فاضل اجل جناب مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب مدظلہ غازیپوری مدرس مدرسہ چشمہ رحمت

خدا رحم کرے نہایت افسوس کا مقام ہی جب زمانیکی عبرت انگیز
حالتوں پر نظر پڑتی ہی بی اختیار رونا آتا ہی قرب قیامت کا یقین

تو اوسی وقت سی حاصل ہی کہ آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ و انشق القمر آسمان سی نازل ہوئی اسکو تیرہ سو برس کا زمانہ گذر چکا اب ہمکو اس موقع پر پہونچکر بیساختہ یہ کہنا پڑیگا کہ وہ وقت موعود گویا سر پر آپہونچا۔ مفسدونکا سر اوٹھانا انتظام اسلام کا زیر و زبر ہو جانا محتاج بیان نہین خبر صادق مصدوق علیہ الصلوۃ والتسلیم ہمارے لیے ایک سچی پیشین گوئی ہی مصداق ان الدین بدء غریبا وسیعود کما بدء نمونہ قیامت دکھارہا ہی۔ ملحدین کا یہ ارادہ کہ اسلام کا نام صفحہ روزگار سے مٹادین معاندین کا یہ عزم کہ اپنے ناپاک منہ سی اللہ کی روشنی کو بجھادین واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون بیچارے غربا مسلمین دشمنان دین کے پنجۂ عذاب مین گرفتار اپنی مراسم دینی کی ادا کرنی مین مجبور ہین مساجد مین اللہ کی یاد سی محروم۔ شرک و بدعات کا شیوع جہالت کا ظہور فسق و فجور کی گرم بازاری جان بلب ایمان پر نزع کی حالت طاری ہی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ ایسی زمانۂ پر آشوب مین دین متین کی اشاعت اور بندگان خدا کی ہدایت ایک

امر دشوار ہی نمونہ تکلیف مالایطاق ہی مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ
فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ اسکا انکار نہین کہ دنیا اللہ کے
خاص بندون سی خالی نہین ابتدای اسلام سی آجتک ہمیشہ ایک گروہ اس
دین پاک کا حامی اور مددگار رہا اور جبتک اللہ چاہیگا رہیگا لایزال
من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم
حتى ياتي امر الله وهم على ذلك چونکہ اس دیار ہند مین اکثر شائقان
دین بوجہ ناواقفیت علم عربی کتاب و سنت کے ملاحظہ سی محروم
اور احکام فرائض و واجبات کی تحقیقات سی بی بہرہ تھی لہذا جامع
فضل و کمال حامی دین متین جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب آروی
سلمہ اللہ القوی نی یہ کتاب موسوم بہ **طریق النجاة فی ترجمة**
الصحاح من المشکوة تصنیف فرمائی اور مشکوة
کی اونہین حدیثون کا ترجمہ جو باسناد امام بخاری و مسلم
رحمہما اللہ تعالی مروی ہین اردو زبان مین بامحاورہ بہ رعایت
ترجمہ لفظی تحریر فرماکر شائع کیا مسلمانون کو نوید دیندارونکو
مژدہ جنکو اپنی زبان خاص مین صحیح حدیثون پر عبور منظور تہا یہ اچھا

طریق نجات ہاتھہ لگا عمل بالحدیث کا ذریعہ اس سے ٹرہ کر کیا ہوگا
اب ہم اپنے پروردگار سے سچے دل سے دعاء کرتے ہین کہ جو مصنف
سلمہ کا مقصد اصلی اس کتاب کی تالیف سے ہے اوسکو جلد پورا
کرے گمراہون کو اسکے ذریعے سے ہدایت دے جاہلون کو سمجھہ دے طالبان
حق کو سیدھی راہ بتائے ۔ یا اللہ تمام مسلمانون کو حسن عمل کی توفیق
عطا فرما اور خاتمہ بالخیر کر ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن

تقریظ جناب مستغنی عن الالقاب مولوی عبدالغفار صاحب نشر مہدانوی ادام اللہ ظلال نوالہ

اے مشعلہ خواہ نور تقوی	بر ظلمت رای تنگ کن جا	شیطان ہمین بس است
لَا قُوَّۃَ لِلْعِبَادِ اِلَّا	بگذر ز زور فلان و بہمان	نشکن بہمین رسم آبا
گر مجتہد و امام وقت است	یا ضبط رواج خاندانہا	در ملت خاتم النبوت
یکم کز حق بود صد بلا	انصاف کہ امت محمد	با غیر نبی کند تولا
صد حیف کہ پیرو رسالت	از راہ کسی کند مداوا	در موقع اختلاف امت

از خلف خبر کند نزر وا
این شارع قبلهٔ هدی نیست
مغرور دفاتر فتاوی
عزت خواهی دری گشودند
بابش به تختگاه آگهی
هم بر ره راست گام بر زن
اینک اینک عصای موسی
یک قصهٔ دیگر درین چمن کن
کنیت وی ابو محمد
بر نام رسول جان داده
بر سر ز یقین سقف کرده
بر تشنهٔ حدیث دل نهاده
صیاد نگه دم تماشا
از باب فرائض و نوافل
نظاره فروز چشم اعمی

این مسلک کعبهٔ رضا نیست
اِیَّاكَ وَ هٰذِهِ الْمَطَایَا
جنت خواهی ره نمودند
هم پایهٔ کرسی معلی
راهیست آشتی مسلم
هم بر در پاک جبهه میسا
بر همت مصطفی و برآر
آراستهٔ جناب والا
ابراهیم است نام نامی
از راه نبی نشان داده
دل گنج مطاعن معالی
بسته کمر و زبان گشاده
انفاس نبی نسیم صبحخیز
هر سلسله سبزه مطرا
در طرز معاشرت نبی جنس

حاشا لِلّٰه ثم حاشا
زنهار بکار دین نباشی
از خاره و خار و خس مصفا
راه سر سروران مرسل
بابی است بر رفعت ثریا
فرعون هوا ابصرل و شد
از جیب حدیث دست بیضا
آثار مکارم اب و جد
در زمرهٔ اتقیا گرامی
سر در ره دین وقف کرده
لب زمزمه سنج لاابالی
این گلشن فرخ بهار بین
نقش قدم نبی و شبها
عنوان معاملت بهر کار
آداب حقوق گشته یکجا

معنی که بحجلهٔ عرب بود
برکرسی صفحه جلوه فرما
هان اهلِ نظر نظر مبارک
گلزار و بهار و موج دریا

در جامهٔ هند گلشن آرا
از ساحت مطبع خلیلی
ای دیده وران نگه گوارا
ساقی و مغنی و می و جام

هندو بچگان نو مسلمان
رو کرده بشهر بهر سودا
ای تشنه لبِ شرابِ تحقیق
اسباب طرب همه مهیا

باری خبری به نشتر گیر
تا چاره کند غم درون را

تقریظ جناب شیخ حسین بن محسن الانصاری الخزرجی السعدی الیمانی رحمة الله علیه

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك اللهم على انزال كتابك الذي يحصل به شرح الصدور ونشكرك على ما وفقتنا لفهم كلامك واتباع سنة نبيك القائد الى حسن العقائد والسعي المشكور ونصلي على نبيك محمد الذي لا يضل من تمسك بذيله ولا خاب من اقتدى باقواله وافعاله لانه المبعوث للعالمين

رحمة والمشفع يوم القيامة فى جميع الامة صلى الله
وسلم عليه وعلى آله واصحابه الذين طبعوا على الحق
التحقيق والاتباع وجبلوا على الصدق الذى لا ترده
الطباع فلم يزالوا فى جهد على تشييد الدين واحكام
بناء شريعة سيد المرسلين **اما بعد** فان من اجل
العلوم مقدارا وارفعها منارا واعلاها مهرا
واكثرها نفعا واشدها فى النفوس وقعا و
احكمها اساسا واطيبها ايناسا علم الحديث الهادى
الى سبل السلام والقائد الى دار السلام والمنقذ من
الضلالة والاوهام لان به كمال النفس الانسانية
ومنه ترقى الطبائع النفسانية لان مبنى الاحكام
عليه ومرجع الادلة اليه فموقعه فى عين الانسان موقع الانسان
من العين ومطلعه من سماء البيان مطلع النيرين
ومن اجل ما صنف فى هذا الفن لعوام اهل هذا الزمان
بلسان الاردو كى يفهموه كتاب **طريق النجاة فى ترجمة**

الصحاح من المشكوة لاخينا الذي لا يجحد حسن صنعه
جاحد ولا ينكر ما نمقه الا حاسد العلامة ابو محمد
ابراهيم ابن عبد العلي الآروي فقد ترجم
خلاصة تلك الاحاديث باحسن عبارة وجعلها
مفيدة لعوام الناس غير محتاجة الى شدة تكلف
ومهارة فجزاه الله خيرا ووقاه بؤسا وضيرا وقد
اسمعني ما ترجمه من تلك الاحاديث من اول الكتاب
الى آخر كتاب اللباس فقد اتى في ذلك بالعجب العجاب وادخل
على الطالبين جنات الفوائد من كل باب سال الله تعالى ان يعينه
على تمامه ويجعله وسيلة الى بلوغ مرامه انه جواد كريم
رؤف رحيم وقد سمع مني الحديث المسلسل بالاولية و
قراءة الاوليات للشيخ محمد سعيد سنبل فاجزته بما ذكر وبجميع ما يجوز لي روايته
ومسموعاتي من مشايخي الاجلاء الاعلام باسانيدهم
المتصلة الى المؤلفين الكرام وحررت ذلك له تحريرا
بليغا موجودا لذي في بلدة آره واردا الاشارة الى ذلك في هذا

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين آمين ثم ... ليلة الثلثاء المباركة رابع عشر شهر صفر سنة ١٣٠٥ حرره الفقير الى احسان ربه الكريم حسين بن محسن الانصاري الخزرجي السعدي اليماني عفا الله عنه آمين

رب العالمين والحمد لله ... رضاه آمين يوصلنا الى السعادتين ... اياه وجميع ... نفعنا الله و ... المحبين

اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مینے ماہ محرم ۱۳۰۲ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۸۸۴ء سے آرہ ضلع شاہ آباد محلہ چوک مسجد میں مطبع جاری کیا ہے اسمین ہر قسم کی چیزین کتاب و اخبار و اشتہار وغیرہ چہاپا کرتے ہین۔ یہ مطبع انشاء اللہ جس کام کے لئے جو مدت قبول کریگا اوسکی ایفا کرنے مین سرگرم و پیش قدم رہیگا اور نرخ طبع بہی بلحاظ خریداران کو ملحوظ رکہیگا اور صفیہ نرخ وقت معاملہ ہوگا۔

فہرست کتب جو اسوقت معرض بیع مین موجود ہین

غنیمہ مراد۔ اس رسالہ مین انسان کا قرض ادا و اوتار اور شادی پر دو بحث اور مشورہ کی تحریض مین نیک ان کا طریقہ ۲

طریق النجاح لاہل الصلاح	۲۰/	اعلام اہل الانصاف۔ ان دونون رسالون مین مسائل	
حصۂ اول تلقین التشریف بعلم التصریف	۳/	وغیرہ مختلفہ کی تحقیقات کی ہے	۲/
حصۂ دوم ارشاد الطلاب الی علم الاعراب	۲/	حصۂ سوم ارشاد الطلاب الی علم الادب	۸/

تینون رسالے سلیس اردو زبان میں نہایت ہی عمدگی سے قواعد صرف و نحو و سلیقہ زبان دانی عربی کے لکہے ہیں اور متعلم کو اردو سے عربی بنالینے کا ملکہ بہت ہی جلد پیدا ہو جاتا ہے۔

سلالۃ الصرف و سلالۃ النحو	۲/	طریق النجاۃ فی ترجمۃ المصابیح من المشکوۃ جلد اول	
طریق النجاۃ فی ترجمۃ المصابیح من المشکوۃ کی باقی		اسکی خوبی خود کتاب سے ظاہر ہے	۹
جلدین ابہی زیر طبع ہین		طریق النجاۃ جلد ثانی	۱۲/
جلد ثالث پیشگی ۸/ بعد طبع ۱۰/		جلد رابع پیشگی ۱۰/ بعد طبع	۱۲/

مژدہ

قرآن مجید بطرز جدید نادیدہ و ناشنیدہ عزت بخش طبع ہوا چاہتا ہے جسکا ہر ہر پارہ ایک ایک ہی ورق میں بدین صنعت تازہ تمام ہوگا کہ آپ جس سطر کو ملاحظہ فرمائینگے سوائے شروع پارہ کے الف ہی الف پائینگے۔ اسکے طبع میں فقط معتدبہ درخواستونکا انتظار ہے

قیمت پیشگی عہ بعد طبع عہ سب کا محصول ذمۂ مشتہر ہے

واضح باد۔ کوئی صاحب بدون اجازت مولف رسالہ ہای مذکورۃ الصدر کو طبع کا قصد نفرماوین بغرض نفع نقصان نہ اوٹھاوین

المشتہر

ابو عبد الودود محمد ادریس۔ آرہ ضلع شاہ آباد چوک مسجد مطبع خلیلی